نمبر ۶۰ | مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ر جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آنکھوں کی تکلیف میں کمی ہے۔ مگر مجبوڑے کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب دعاؤں میں مصروف رہیں۔ حضور کی علالت کی وجہ سے ۱۴ر نومبر خطبہ جمعہ مولانا مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔

۱۵ر نومبر بٹالہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کا بہت کامیاب مناظرہ ہوا۔ قادیان سے بہت سے لوگ مناظرہ سننے کے لئے گئے تھے۔

۱۴ و ۱۵ر نومبر سرکاری آڈیٹر نے ہائی سکول کے حسابات کا معائنہ کیا۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے۔ حسابات بہت صاف اور باقاعدہ پائے گئے ؛

# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم تصنیف

## سائمن رپورٹ پر تبصرہ۔ مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کیلئے ضروری تجاویز

احباب کرام کو یہ اطلاع پہنچ چکی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائمن رپورٹ پر جو تبصرہ رقم فرمایا ہے۔ اور جس میں مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کے متعلق گورنمنٹ کو نہایت اہم مشورے دیئے گئے ہیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ ان دنوں چونکہ حضور نے آشوب چشم کی وجہ سے تحریر کا کام چھوڑ رکھا ہے۔ اس لئے حضور کے ارشاد کے مطابق احباب جماعت کو اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس معرکتہ الآراء تصنیف کی اشاعت کے لئے پوری سعی اور جدوجہد کریں۔

جس وقت حضور نے یہ کتاب لکھنی شروع فرمائی۔ اسوقت اندازہ لگایا گیا تھا۔ کہ اس کی طبع و اشاعت پر چھ سات سو روپیہ صرف ہو گا۔ اسی اندازہ کے مطابق بعض احباب کو اخراجات میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی تھی۔ لیکن کتاب کے اہم مطالب پر جب حضور نے قلم اُٹھایا۔ تو باوجود اِس کے کہ کتاب کو جلد سے جلد شائع کرنا حضور کے پیش نظر تھا۔ ضروری تفاصیل کا دامن اس قدر

وسیع ہوگیا۔ کہ ایک طرف تو مسلسل کئی روز تک دن رات حضور کو اس میں مصروف رہنا پڑا۔ اور محنت اور مشقت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی۔ دوسری طرف لازمی طور پر اخراجات بھی ابتدائی اندازہ سے بہت زیادہ ہوگئے۔ یعنی چوبیس سو روپیہ خرچ ہوا۔

اُس غیر معمولی مشقت کا جو محض مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان کے حقوق کی نگہداشت کے متعلق حضور نے برداشت کی اجر خدا تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ اور وہی دیگا۔ لیکن جو اخراجات ہوئے ہیں۔ ان کا جلد سے جلد پورا کر دینا احباب جماعت کا فرض ہے۔ اور وہ بھی اس طرح کہ اپنے اپنے علاقہ میں خصوصیت کے ساتھ اس کتاب کی فروخت کے لئے کوشش کی جائے۔ کتاب اپنے مطالب کے لحاظ سے ایسی جامع اور مسلمانوں کو اپنے سیاسی اور ملکی مطالبات کی اہمیت بتانے کے لئے ایسی واضح ہے۔ کہ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان نہایت شوق کے ساتھ اس کا مطالعہ کریگا۔ اور مطالعہ کرنے کے بعد اسے غیر معمولی علم اور واقفیت حاصل ہوگی۔ عمدہ ٹائپ اور اعلےٰ کاغذ کے ۴۵۹ صفحات کی کتاب ہے۔ لیکن قیمت صرف دو روپے چار آنے علاوہ محصولڈاک ہے۔ اور دفتر نظارت خارجیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی متعدد کاپیاں منگا کر تعلیم یافتہ مسلمانوں میں فروخت کریں۔ جہاں تک ممکن ہو۔ اس میں جلدی کی جائے۔ تاکہ ایک تو مسلمانوں کا انگریزی خواں طبقہ وقت کے اس اہم مبحث کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کرلے۔ اور دوسرے اس کا اردو ایڈیشن جلد شائع ہوسکے۔ جب سے اس کے اردو ایڈیشن کے شائع ہونے کا اعلان ہوا ہے۔ احباب نہایت اشتیاق کے ساتھ دریافت کر رہے ہیں۔ کہ وہ کب تک تیار ہو جائیگا۔ ایسے احباب کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جس قدر جلد انگریزی ایڈیشن فروخت کرکے اردو ایڈیشن کی اشاعت کے لئے اخراجات مُہیا کر دیئے جائیں گے۔ اسی قدر جلدی وہ شائع ہوسکیگا۔

پس احباب کو پوری سرگرمی کے ساتھ انگریزی ایڈیشن فروخت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کی قیمت نہایت ہی واجبی ہے۔ حالانکہ کتاب اپنے مضامین کے لحاظ سے نہایت بیش قیمت ہے۔

## اعلان برائے اجتماعہائے یو۔پی

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے منشا مبارک کے ماتحت ایک عرصہ سے اس امر کی کوشش کیجا رہی ہے۔ کہ صوبہ متحدہ آگرہ واودھ میں جماعتہائے احمدیہ کے تبلیغی تعلیمی تنظیمی و مالی نظام کو مستحکم کرنیکے لئے ایک پراونشل انجمن بنائی جائے۔ سو الحمد للہ بعد مشورہ یہ طے پایا ہے۔ کہ اس کا افتتاحی اجلاس بمقام لکھنؤ مورخہ ۲۹، ۳۰ نومبر ۱۹۳۰ء منعقد کیا جائے جس میں تمام جماعتہائے یو۔پی کے نمایندوں کی شمولیت از بس ضروری ہے۔ لہٰذا درخواست ہے کہ جماعتوں کے نمایندگان جلد سے جلد مفصلہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ کہ کون کون اصحاب ان

# اخبار احمدیہ

## ڈیرہ غازیخان میں تبلیغی لیکچر

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب یہاں ۸ نومبر کی بجائے ۶ نومبر تشریف لائے۔ اور دو یوم آپ نے نہایت مفید طریق پر جماعت کی تنظیم۔ تعلیم اور محاسبہ میں صرف کئے۔ ۷ نومبر کو آپ نے اور مولوی عبدالغفور صاحب نے تبلیغی لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں میں غیر احمدی مرد و عورتیں کافی تعداد میں حاضر ہوئیں۔ بروز اتوار ایک عام جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں سید صاحب موصوف نے دو گھنٹہ تک آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی حکمت اور ہمارا کام کے مضمون پر نہایت ہی مفید اور پُراز معلومات لیکچر دیا۔ جلسہ بفضل خدا پوری کامیابی سے ہوا۔ (خاکسار (اخوند) محمد افضل جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ہذا)

## جماعت احمدیہ لکھنؤ کے کارکن

مورخہ ۸ نومبر ۱۹۳۰ء جماعت احمدیہ لکھنؤ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں مفصلہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب کیا گیا۔

پریذیڈنٹ۔ خاکسار خیر الدین۔

جنرل سکرٹری }
سکرٹری مال } مرزا احسام الدین صاحب

جوائنٹ سکرٹری مال۔ چودھری محمد احمد صاحب

سکرٹری امور خارجہ۔ شیخ محمد عثمان صاحب حمت منزل ماڈل فقیر محمد خان

سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سید ارتضےٰ علی صاحب۔

جوائنٹ۔ چوہدری احمد جان صاحب ؛ سکرٹری تبلیغ۔ مرزا کبیر الدین صاحب

بشیرت گنج ؛ جوائنٹ ؛۔ میر ولی محمد صاحب اسرائیلی ؛

(خاکسار خیر الدین احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

## انعامی مضامین اور انعامی رقوم

اخبار الفضل اور خاص سرکلروں کے ذریعہ سے احباب کو بارہا توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ غیر مسلم احباب کے مضامین انعامی مقابلہ کے لئے ارسال کئے جائیں۔ اور تین مقررہ انعاموں کے لئے رقم بھی فراہم کیجائے۔ لیکن اس اہم اور ضروری کام کی طرف بہت کم دوستوں نے توجہ فرمائی ہے۔

اب اس آخری اطلاع کے ذریعہ سے دوستوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ مضامین اور انعامی رقوم بھیجنے کی کوشش کی جائے۔ یعنی اس قسم کے تمام مضامین اور رقوم ۲۰ نومبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ عاشقان خیر الانام اس اہم کام کی سرانجام دہی میں بیش از بیش سعی فرمائیں گے۔

(اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام۔ قادیان)

## سپاس تعزیت

اکثر احباب نے خاکسار کی بیٹی مریم کی وفات پر تعزیت نامے تحریر فرماتے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً ہر ایک دوست کو جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے بذریعہ اخبار جملہ احباب کا شکر گزار ہوں۔ اور تہ دل سے ممنون ہوں۔ اور مستدعی ہوں۔ کہ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ احمدی بی سکرٹری انجمن احمدیہ چھاؤنی نوشہرہ حال وارد اسلامیہ میڈیکل ہال گوجرانوالہ

## تلاش

جماعت احمدیہ سیکھواں کے ایک مخلص بھائی مسمی نانک کا لڑکا جس کا نام محمد ہے۔ چند دن ہوئے۔ ایک سید صاحب کے ساتھ جو ضلع منٹگمری کے رہنے والے تھے۔ بغیر اجازت چلا گیا ہے۔ ۱۶-۱۷ سال کی عمر ہے۔ جس کسی احمدی دوست کو ملے۔ اس کا پتہ دیں۔ یا قادیان بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان)

## درخواست دعا

برادرم عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میمو کی لڑکی عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہے۔ وہ وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر لڑکی کو اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے تو اسے حافظ قرآن بنائینگے۔ اور ۱۵ روپیہ بطور صدقہ دینگے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور دوسرے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ بچی کی صحت کاملہ کے واسطے دعا فرمائیں۔ (حمید احمد)

## اعلان نکاح

۸ کو مولوی عبدالمجید نے سید محمد عبداللہ صاحب لکھنؤ کا نکاح مسماۃ فاطمہ بی بی بنت سید نواب شاہ صاحب سکنہ بن باجوہ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

(خاکسار۔ چوہدری عسکر الدین بن باجوہ)

## ولادت

الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس کی دُعا کی برکت سے عاجز کو ۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس کو نیک۔ لمبی عمر عطا فرما کر خادم دین بنائے۔ آمین۔ عاجز نے لڑکے کو حضرت اقدس کے حضور دین کے لئے وقف کر دیا ہے۔ (خاکسار محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ جڑانوالہ)

## دُعا مغفرت

۴۔ نومبر۔ اہلیہ محترمہ جناب بابو روشن دین صاحب لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام جنازہ غائب پڑھ کر مرحومہ کے لئے دُعائے مغفرت فرمائیں۔ (خاکسار محمد بشیر احمدی از سیالکوٹ)

میرے نانا حافظ سید علی میاں صاحب جو کہ جید عالم اور شاہجہانپور میں احمدیت کے بنیادی رُکن تھے۔ ۱۲ اکتوبر اس دار فانی سے دارالبقا کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ سابقین اولین میں سے تھے۔ اور حافظ سید مختار احمد صاحب کے والد تھے۔ (خاکسار:۔ سید محمد ہاشم بخاری شاہجہانپوری)

میری ہمشیرہ عزیزہ زبیدہ سلطانہ کا بچہ پیدا ہونے کے چند دن بعد انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو سلسلہ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ اور حضرت اقدس کی کتب نہایت توجہ سے پڑھتی تھیں۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(خاکسار:۔ عبید اللہ کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

# قانون شکنی کی تحریک میں عورتوں کی شمولیت کے خطرناک نتائج

اگرچہ گاندھی جی نے قانون شکنی کی مہم کی "یادگار روانگی" کے وقت نہ صرف اپنے جان فروشوں میں کئی عورتوں کی خواہش کے باوجود کسی عورت کو شامل نہ کیا تھا۔ بلکہ یہ بھی اعلان کر دیا تھا۔ کہ وہ اس تحریک میں عورتوں کی شمولیت مناسب نہیں سمجھتے۔ یہ صرف مردوں کا کام ہے۔ اور مردوں کو ہی سرانجام دینا چاہیئے۔ لیکن کانگریسیوں نے گاندھی جی کے اِس ارشاد کو جلد ہی پس پشت ڈالدیا۔ اور یہاں تک اس کی بے قدری کی۔ کہ ان کے قائم مقاموں کے یکے بعد دیگرے گرفتار ہونے پر ایک عورت (مسز نیڈو) کو ان کا قائم مقام بھی منتخب کر لیا۔ اور اسے بھی گرفتار ہو کر جیلخانہ میں جانا پڑا۔

اِس پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان عواقب کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو عورتوں کی گرفتاریوں وغیرہ کے سلسلہ میں گورنمنٹ کے خلاف رونما ہو سکتے تھے۔ ایک طرف تو گورنمنٹ ہند کو مسز نیڈو کی رہائی کی طرف توجہ دلائی۔ اور دوسری طرف ملک کی اخلاقی حالت میں فتور پیدا ہو جانے کے خیال سے کانگریس کے سکرٹری سید محمود صاحب کو ایک مکتوب کے ذریعہ ان خطرات سے آگاہ کیا۔ جو قانون شکنی کی تحریک میں عورتوں کو پیش پیش رکھنے سے رونما ہو سکتے تھے۔ اِس کے بعد اور حلقوں کی طرف سے بھی عورتوں کی شمولیت کے متعلق خدشات کا اظہار کیا گیا۔ لیکن کانگریس والوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہؤا۔ اور انہوں نے قانون شکنی کے ہنگاموں کو بہت زیادہ پُر رونق اور دلکش بنانے کے لئے عورتوں کی شرکت کو بہت وسیع کر دیا۔ حتےٰ کہ شراب خانوں کے سے اخلاق کش اور شرمناک مقامات پر پکٹنگ لگانے کے لئے عورتوں کو مخصوص کر دیا گیا۔ شراب کی دوکانوں کی فضا شرافت اور انسانیت کے جذبات سے جس درجہ عاری ہوتی ہے۔ اِس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ایسی فضا میں خوش پوش نوجوان رضا کار لڑکیوں کا بدمعاشوں اور آوارہ مزاجوں کے جمگھٹے میں بے تکلف چلے جانا اور ان سے ہمکلام ہونا معمولی بات قرار دیدیا گیا۔ اور ان نتائج کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کر لیا گیا۔ جو ہندوستانی شرافت کے ماتھے پر نہایت ہی شرمناک داغ تھے۔

پھر قانون شکنی کے دوسرے مراحل میں عورتوں کی شمولیت سے جو گُل کھلے۔ وہ بھی کوئی کم تکلیف دہ اور رنج افزا نہیں۔ وہ عورتیں جو قانون شکنی کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے گرفتار ہو کر حوالاتوں اور جیلخانوں میں گئیں۔ ان میں سے کئی ایک نے اس قسم کے بیانات دیئے۔ جو عورتوں کی عزت نفس اور شرافت کے متعلق بہت ہی افسوسناک ہیں۔ چند ہی دن ہوئے۔ بمبئی میں تین رضا کار عورتوں نے جو اسپلینڈ کی حوالات میں بند تھیں پولیس کے دو ملازموں کے خلاف شدید الزامات لگائے۔ اور ان کی طرف ایسے الفاظ منسوب کئے۔ جن میں عورتوں کی عصمت پر حملہ پایا جاتا تھا۔

اسی طرح "بمبئی کے اعلےٰ خاندان کی اکیس دیویوں" کے متعلق یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ "انہیں ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا اور ایک ایک کر کے سب کی چوڑیاں توڑ ڈالیں۔ اور ان کے گلے میں جو سوہاگ دھاگہ پڑا تھا۔ اُسے بھی توڑ ڈالا۔ اس کام کے لئے جسمانی طاقت استعمال کی گئی۔ اور ان دیویوں کو نہ صرف روحانی طور پر بلکہ جسمانی طور پر بھی دُکھ پہنچایا گیا" (ملاپ ۱۰ نومبر)

بمبئی کا ہی یہ واقعہ بھی اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ "۲۰ اکتوبر کو بعض عورتوں کو ایک لاری میں سوار کر کے پولیس جنگل میں چھوڑ آئی" (انقلاب ۱۱ نومبر)

اگرچہ صدر بلدیہ بمبئی کے مکتوب کے جواب میں گورنر بمبئی نے اس حادثہ کے ان حالات کو جو اخبارات میں شائع کئے گئے "نہایت ہی مبالغہ آمیز" قرار دیا ہے۔ اور اصل حقیقت یہ بیان کی ہے۔ کہ انہیں ایک جرم کے ارتکاب میں گرفتار کیا گیا تھا۔ لیکن ان پر مقدمہ چلانے اور جیل خانہ میں بھیجنے کی بجائے صرف گاڑی میں بٹھا کر شارع عام پر چھوڑ دیا گیا۔ جہاں موٹر گاڑیاں بکثرت مل سکتی ہیں۔ اور کثیر آمد و رفت کی وجہ سے جہاں کسی قسم کا خطرہ نہ تھا" تاہم یہ بیان کرتے ہوئے کہ "پولیس کو ایسی عورتوں سے قومی جھنڈا چھیننا پڑا۔ جو پوری طاقت کے ساتھ مدافعت کر رہی تھیں" ان عورتوں کے ساتھ جو کچھ بھی ہؤا۔ اس کی ذمہ واری جائز طور پر کانگریس پر عائد کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اس کی ذمہ واری کلیتہً ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے عورتوں کو قانون شکن بنایا۔ گزشتہ کئی ماہ سے کانگریس عورتوں کو ہر تحریک میں پیش پیش چلا رہی ہے۔ اور انہیں خلاف قانون مظاہروں اور ناجائز سرگرمیوں کا علمبردار بنا رکھا ہے"۔

یہ قانون شکنی کی تحریک کے اس طول و طویل حلقہ کے جس کے متعلق کانگرسی بڑے فخر سے کہتے ہیں۔ کہ تمام ہندوستان میں پھیلا ہؤا ہے۔ صرف ایک شہر (بمبئی) کے اور وہ بھی چند دنوں کے واقعات کا ذکر ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قانون شکنی کی ابتداء سے لیکر اس وقت تک کے طویل عرصہ میں اور سارے ہندوستان میں اس نوعیت کے کس قدر واقعات رونما ہوئے ہونگے۔ لیکن چونکہ اس قسم کی باتوں سے عوام کے جذبات حکومت اور سرکاری ملازموں کے خلاف بآسانی مشتعل کئے جا سکتے ہیں۔ اِس لئے کانگریس والے ہندوستانی خواتین کی عزت و حرمت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے انہیں گورنمنٹ کے خلاف پراپیگنڈا کا جزو اعظم بنائے ہوئے ہیں۔

اگرچہ اس صورت میں بھی یہ ایک نہایت معیوب اور شرمناک روش ہے۔ کیونکہ غیر کو بدنام کرنے کے لئے اپنی عورتوں کے ننگ و ناموس کو معرض خطرہ میں ڈالنا اور اسے بری شہرت دینا مردانہ اور شریفانہ فعل نہیں۔ لیکن اگر قانون شکنی کرنیوالے "مکمل آزادی" کے سراب میں اس درجہ کھوئے گئے ہیں۔ کہ عورتوں کی عفت اور عصمت کے احساسات سے یکسر خالی ہو چکے ہیں۔ تو انہیں کم از کم یہ تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت جبکہ آوارگی اور وارفتہ مزاجی کے جراثیم فضا میں بری طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ جبکہ قانون شکنی کی تحریک کے اکثر راہ نماؤں کی اخلاقی حالت حد درجہ گری ہوئی ہے۔ اور جبکہ "سرفروشان وطن" یعنی والنٹیر جو عموماً اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کا معیار شرافت بہت ہی معمولی ہوتا ہے۔ اور جسے خدمت وطن سے زیادہ اپنے پیٹ کی آگ یا اپنے بہیمانہ جذبات کی پیاس بجھانا مقصود ہوتی ہے۔ عورتوں کو گوشۂ عافیت سے نکالکر خارزار سیاست میں لا کھڑا کرنا اور عوام کے لئے دلکشی اور دل بستگی کا موجب بنانا اہل ہند کی خانگی اور اہلی زندگی پر کیسے تباہ کن اثرات ڈال رہا ہے۔ اور یہ اثرات آیندہ کیا نتائج پیدا کرینگے۔

اِس قسم کے بہت سے واقعات اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ کہ نہ صرف کنواری اور ناکتخدا لڑکیاں بلکہ شادی شدہ نوجوان

عورتیں ملک اور قوم کی خاطر حکومت کے قوانین توڑنے کیلئے گھروں سے نکلیں۔ لیکن ضابطہ عصمت و عفت۔ والدین اور خاوندوں کے دل۔ معاشرت کی زنجیریں توڑ کر پوری پوری قانون شکن بن گئیں۔ اور ایک اخبار کے بیان کے مطابق پنجاب میں تو حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ

"لاہور اور دوسرے شہروں میں عورتوں کی اس بے راہ روی اور بعض حالتوں میں آوارہ گردی سے ان کے شوہر اور دوسرے رشتہ دار سخت تنگ آگئے ہیں۔ اور وہ اب اس فکر میں ہیں۔ کہ حریت پسنداں کانگرس کے غضب کی آگ کو بھڑکائے بغیر اپنی رضاکار بہو بیٹیوں اور ماؤں بہنوں کو اس تحریک سے الگ کریں۔ دیگر مقامات میں بھی یہی جذبہ کام کر رہا ہے" (مسلم راجپوت ۷۔۱۴ اکتوبر)

یہ حالات نہایت ہی اندیشناک ہیں۔ اور اگر ان کی ابھی سے روک تھام نہ کی گئی۔ اور عورتوں کو خدمت ملک و قوم کے پردہ میں آوارگی کا دل دادہ بننے دیا گیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایک طرف تو گھروں کا امن و چین کافور ہو جائیگا۔ اور دوسری طرف عیال و اطفال کی حفاظت اور پرورش سے عدم توجہی نہ صرف موجودہ نسل کے لئے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی تباہ کن ثابت ہوگی۔ کیا تمام ہی خواہاں ملک و قوم کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ اس انجام سے ملک اور قوم کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں؟

## ہنود خود پیش کردہ طریق صلح پر عمل کریں

ہندوؤں کی ذہنیت کس قدر عجیب و غریب ہے۔ عین اس وقت جبکہ ان کے بڑے چھوٹے مسلمانوں کے ساتھ حقوق کا تصفیہ کرنے سے اس لئے کنی کترا رہے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کے غصب شدہ حقوق اُگلنے نہ پڑیں۔ اور یہ طفل تسلیاں دے رہے ہیں۔ کہ

"پہلے ہمارے ساتھ مل کر انگلستان سے سوراجیہ لو۔ اس کے بعد جو کچھ مانگو گے۔ نہیں دیا جائیگا۔ اس وقت یہ سوال نہ ہوگا۔ کہ تمہارا حق کیا ہے۔ بلکہ یہ کہ تم خوش کس طرح ہو سکتے ہو" (پرتاپ ۱۲ نومبر) خود حکومت سے یہ کہہ رہے ہیں کہ "ہندوستان اور انگلستان میں صلح ہوگی۔ تو اس وقت جب انگلستان ہاتھ سے کچھ دینے کو تیار ہوگا" (پرتاپ ۱۳ نومبر)

اگر صلح کا یہی طریق ہے۔ اور فی الواقعہ یہی ہے۔ تو کیوں ہندو صاحبان اس خود پیش کردہ طریق کے مطابق مسلمانوں سے صلح نہیں کرتے۔ اور کیوں مسلمانوں کو ان کے حقوق نہیں دیتے۔ کیا اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ اس کے سوا کوئی اور وجہ ہو بھی کیا سکتی ہے۔

اب مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہندوؤں پر ثابت کر دیں۔ کہ جب تک ان کے حقوق ان کے حوالے نہ کئے جائیں گے۔ سوراجیہ تو الگ رہا۔ مسلمان انہیں چین بھی نہ لینے دینگے۔

## حد درجہ کی بدمذاقی

ملکی اور سیاسی قوانین کی خلاف ورزی کی تلقین کرنے والے اخبارات کا مذاق اس قدر گر گیا ہے۔ کہ انہوں نے تہذیب و شرافت کے قوانین توڑنے میں بھی نہایت دیدہ دلیری اختیار کر لی ہے۔ وہ اپنی سب سے بڑی خوبی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ انسانیت کی مٹی پلید کی جائے۔ اور ہر بھلے مانس کی پگڑی اُچھالی جائے۔

شہنشاہ ہند نے گول میز کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر جو تقریر فرمائی۔ اس میں اپنی شان کے مطابق اہل ہند کی نسبت اظہار خیالات کیا۔ اس کے بعد بعض والیان ریاست اور دوسرے معززین نے موقعہ کے مناسب تقریریں کیں۔ جن میں ملک معظم کے واجبی ادب اور احترام کو ملحوظ خاطر رکھا۔ یہ بات ہندوستان کے بدمذاق اخبارات پر سخت گراں گذری۔ اور وہ اپنی فطری دناءت سے مجبور ہو کر بدمذاقی پر اُتر آئے۔ جس کا نمونہ "ملاپ" (۱۵ نومبر) کی حسب ذیل سطور میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اخبار مذکور لکھتا ہے

"بادشاہ کی تقریر کے بعد راجوں مہاراجوں نے تقریریں کیں۔ اور سب نے وہ باتیں کیں۔ جو یہ راجے اور نواب عام طور پر اپنے کھلے اجلاس میں اپنے متعلق سننے کے عادی ہیں۔ "مہاراج آپ تو ہمارے مائی باپ ہیں۔ آپ کا سایہ قیامت کے بعد بھی قائم رہے۔ حضور کی بدولت ہی ہم زندہ ہیں" یہی باتیں ہیں۔ جو راجوں اور نوابوں کے درباریں کہی جاتی ہیں۔ اور یہی باتیں ہیں۔ جو راجوں اور نوابوں نے گول میز کانفرنس میں بادشاہ کی تقریر کے بعد کہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اس دفعہ راجوں۔ مہاراجوں اور نوابوں کو خود میراسی کا پارٹ ادا کرنا پڑا ہے"

ان الفاظ کو پڑھ کر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان کے لکھنے اور شائع کرنے والوں نے ادب و اخلاق کا کچھ بھی لحاظ کیا ہے۔ اخبارات کی ایسی بدمذاقی نہایت ہی افسوسناک ہے۔

## سائمن رپورٹ کے متعلق گورنمنٹ ہند کا مراسلہ

گورنمنٹ ہند کا وہ مراسلہ شائع ہو گیا ہے۔ جو سائمن رپورٹ کی سفارشات کے متعلق ملک معظم کی گورنمنٹ کو بھیجا گیا ہے۔ اور جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس میں کئی باتیں ایسی ہیں۔ جو سائمن رپورٹ کی نسبت مسلمانوں کے مفاد کے لئے بہت بہتر ہے۔ لیکن یہ قابل افسوس بات ہے۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کو صرف ۴۹ فیصدی نیابت دینے کا رجحان ظاہر کیا گیا ہے۔ گویا دیگر اقوام کے مقابلہ میں مسلمانوں کو قلت میں رکھا گیا ہے۔ بحالیکہ مسلمان آبادی کے لحاظ سے ان سب کے مجموعہ سے زیادہ ہیں۔ خدا کرے اس بے حد افسوسناک فروگذاشت کا ازالہ ان مراحل میں ہو جائے۔ جن میں سے گذرنے کے بعد اصلاحات کا نفاذ ہوگا۔ اس مکتوب کے متعلق مفصل اظہار خیالات ہم انشاء اللہ اگلے پرچہ میں کرینگے۔

## ہجرت کے لفظ کا بے جا استعمال

"ہجرت" ایک اسلامی اصطلاح ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی طاقتور فریق کی طرف سے مذہبی امور میں دست اندازی اور مذہبی فرائض کی ادائگی کو جبراً روکنے اور مظالم روا رکھنے کی وجہ سے کمزور اور قلیل افراد کا اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جانا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ خالص مذہبی اور اسلامی اصطلاح ہے۔ لیکن ہندو اخبارات ان کسانوں کے متعلق اسے نہایت بے باکی سے استعمال کر رہے ہیں۔ جو گورنمنٹ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تعلقہ جلال پور سے باردولی کو جا رہے ہیں۔ ایسے اخبارات کو اس بیہودگی سے باز آنا چاہیئے۔

## "ملاپ" کی تردید "پرکاش" کی طرف سے

ایک آریہ اخبار "ملاپ" نے بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ کسی سر پھرے کے یہ الفاظ شائع کئے تھے۔ کہ

"مرزا قادیان کا نبی بن جانا بھی حکومت کی چال ہے"

لیکن جب ہم نے اس کی بے ہودگی واضح کی۔ تو خود آریوں کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ یہ دعوے حقیقت سے قطعاً دور ہے۔ چنانچہ اخبار "پرکاش" (۱۶ نومبر) لکھتا ہے۔

"مرزا قادیان کے نبی بننے میں حکومت کی چال کی تھیوری ماننا مشکل ہے"

کیا ان الفاظ کو پڑھ کر "مرزا قادیان کا نبی بن جانا بھی حکومت کی چال ہے" کہنے اور شائع کرنے والے کچھ شرم و ندامت محسوس کریں گے۔ اور اپنی بے ہودہ سرائی پر نادم ہونگے۔ ہمارے خلاف ہر بات کو لے اُڑنے والوں کے لئے اس مثال میں کافی سبق ہے۔

# بعث مابعد الموت کا ثبوت

(از جناب ڈاکٹر چودھری محمد شاہ نواز خان۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ یوگنڈا)

بعث مابعد الموت کا مسئلہ چونکہ ان مسائل میں سے ہے جو طبعی قوانین سے بالا ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ کا ثبوت طبعی قوانین کی مدد سے ملنا محال ہے۔ مگر جہاں تک عقل انسانی پہونچ سکتی ہے اس حد تک قرآن کریم کے دلائل کی روشنی میں کوشش کی جائیگی۔ کہ اس مسئلہ کو عقلاً ثابت کیا جائے۔ حیات مابعد الموت کی پوری ماہیت کا علم الہام کی مدد کے بغیر ناممکن ہے۔ پس اس مسئلہ کے متعلق عقلاً صرف علم الیقین کے مرتبہ تک ہی انسان پہونچ سکتا ہے مگر عین الیقین اور حق الیقین کے مقام کے لئے روحانی مجاہدات اور کسی خدا رسیدہ کی زیر ہدایات ریاضتوں کی ضرورت ہے۔

## کفار عرب کا سوال اور اس کا جواب

بادی النظر میں یہ ناممکن سی بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان مر کر پھر جی اٹھے۔ کیونکہ مردہ کو دفن کرنے یا جلانے کے بعد اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ کفار عرب نے بھی کئی بار یہی سوال بعث مابعد الموت کے متعلق اٹھایا۔ چنانچہ قرآن کریم میں متعدد مرتبہ کفار کے اس اعتراض کا ذکر موجود ہے چنانچہ آتا ہے۔ وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتاء انا لمبعوثون خلقا جدیدا (بنی اسرائیل ۱۰)۔ یعنی کفار کہتے ہیں۔ کیا جب ہم ہڈیاں ہوجائینگے اور گل سڑ جائینگے۔ تو ہم کو دوبارہ نئی پیدائش میں اٹھایا جائیگا۔

پھر آتا ہے۔ ءاذا متنا وکنا ترابا۔ ذالک رجع بعید (ق ۱)۔ کیا جب ہم مرجائینگے۔ اور مٹی ہو جائینگے۔ اس کے بعد دوبارہ اُٹھنا یہ ایک ناممکن سی بات معلوم ہوتی ہے۔

قرآن کریم نے ایک تو ان سوالوں کا مجمل جواب دیا ہے اور وہ بعث مابعد الموت کا عقلی ثبوت ہے۔ فرمایا۔ افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون (مومنون) یعنی اے لوگو! کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ ہم نے تم کو یونہی عبث اور بغیر کسی غرض کے پیدا کیا ہے اور کیا تم یہ سمجھ رہے ہو۔ کہ تم مرنے کے بعد ہماری طرف اُٹھائے نہیں جاؤ گے۔

اس آیت میں انسانی عقل کو اپیل کی گئی ہے۔ کہ تم ذرا اتنا تو سوچو کہ کیا خدا نے اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان، سورج و چاند، ستارے وغیرہ صرف اس لئے بنائے۔ کہ انسان کھا پی کر کچھ عرصہ کے بعد مر جائے۔ خدا نے انسان کو آنکھ دی۔ جو بیرونی نور کی محتاج تھی۔ اور اس کو دلکش نظاروں سے لُطف اندوز ہونے کے لئے ۹ کروڑ میل پر سورج کو روشن کیا۔ انسان کو کان دیئے جو اصوات کو سُننے کے لئے ہوا کے محتاج تھے۔ اس کے لئے پیاری آوازوں سے حظ اٹھانے کے لئے کرہ زمین کو ۵۰ میل کی بلندی تک ہوا کے غلاف سے لپیٹ دیا۔ انسان کی جسمانی حفاظت اور اس کے بقاء زندگی کے لاکھوں سامان کئے۔ پہاڑوں کے اندر غذا کے خزانے بند کر دیئے۔ کروڑوں اقسام کے پھل پھول حیوانات اور نباتات پیدا کئے۔ بیماری سے شفا حاصل کرنے کے لئے ادویہ پیدا کیں۔ فضاء کو مہلک جراثیم اور زہروں سے پاک رکھنے کے لئے بجلیاں بنائیں۔ اور بارش کا سلسلہ جاری کیا۔ کیا یہ سب سامان صرف اس لئے کئے۔ کہ حضرت انسان چند علمی تحقیقاتیں یا ایجادیں وغیرہ کر کے دُنیا سے گذر جائے۔ اور کوئی اس کے اعمال کا محاسبہ نہ کرے۔ کیا دُنیا کی تمام مخلوقات کو انسان (جو اشرف المخلوقات ہے) کی خدمت میں صرف اس لئے لگا دیا گیا۔ کہ وہ دُنیا کی لذات سے بہرہ اندوز ہو کر خواب غفلت میں پڑا رہے۔ اور کبھی اس بات کی فکر نہ کرے۔ کہ مرنے کے بعد ان تمام نعمائے الٰہی کے استعمال کے متعلق پرسش ہوگی۔ اور اس کے اعمال کا موازنہ کیا جائیگا۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اتنا بڑا کارخانہ صرف اس لئے بنایا ہو۔ کہ انسان تمام مخلوقات سے خدمت لیکر دُنیا سے بغیر حساب کتاب کے گذر جائے۔ پس معلوم ہُوا۔ کہ مرنے کے بعد ضرور دوبارہ زندہ ہونا ہے تا انسان اپنی پیدائش کی حقیقی غرض کو پورا کر سکے۔

## پیدائش انسانی پر غور

اس عقلی دلیل کے علاوہ اس سوال کے جواب میں قرآن کریم نے پیدائش انسانی پر بھی غور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا۔ یاایہا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ وغیر مخلقۃ لنبین لکم (الحج )۔ اے لوگو! اگر تم دوبارہ جی اٹھنے کے متعلق شک میں ہو۔ تو تم اس بات پر غور تو کرو۔ کہ تم کو ہم نے نیست سے ہست کیا۔ پہلے مٹی سے تمہارے جسم کا خمیر اٹھایا۔ پھر تم کو اس پستی کی حالت (جو خطرہ سے خالی نہ تھی) سے نکال کر نطفہ کے اندر تمہاری آئندہ نسل کو قائم رکھنے کی خاصیت رکھدی۔ پھر ہم نے نطفہ کو (جو بہت کمزور تھا) طاقت دی۔ اور اس کو جما ہوا لہو بنایا۔ پھر اس کو ہم نے لوتھڑے میں منتقل کیا۔ اور یہ مختلف صورتیں ہم نے اس لئے بیان کی ہیں تا کہ ہم تم پر ظاہر کریں۔ کہ تم کو کس طرح ایک حقیر اور کمزور چیز سے ہم مضبوط قوٰے والا خوبصورت انسان بنا دیتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ فضرب لنا مثلاً ونسی خلقہ۔ قال من یحی العظام وھی رمیم۔ قل یحییہا الذی انشاءھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم۔ یعنی بیان کرنے لگا ہمارے لئے مثال مگر بھول گیا۔ اپنی پیدائش کو۔ اور کہا۔ کہ کون زندہ کریگا۔ جبکہ ہڈیاں گل گئی ہونگی۔ تو کہدے انکو دوبارہ زندہ کریگا۔ وہ جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ کیونکہ وہ تمام مخلوق کو جاننے والا ہے۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ کی صفت علیم کو بعث مابعد الموت کے لئے بطور ثبوت پیش کیا ہے۔ کیونکہ خالق کے لئے علیم ہونا ضروری ہے۔ اور یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جس چیز کا کامل علم ہو جائے۔ اس کا بنانا پھر بہت آسان ہو جاتا ہے۔

## خدا دوبارہ پیدائش پر قادر ہے

ایک اور جگہ فرمایا۔ اولم یروا ان اللہ الذی خلق السموات والارض ولم یعی بخلقہن بقادر علی ان یحی الموتیٰ۔ بلی انہ علی کل شیءٍ قدیر (احقاف ۴۳) افعیینا بالخلق الاول بل ھم فی لبس من خلق جدید (ق۔ ۱۶) یعنی کیا تم نے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالےٰ وہ ذات پاک ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور وہ ان کی پیدائش سے تھک نہیں گیا۔ کیا وہ خدا اس بات پر قادر نہیں۔ کہ مردہ کو زندہ کرلے۔ کیوں نہیں بے شک وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اے کفار! کیا تم گمان کرتے ہو۔ کہ ہم پہلی پیدائش سے تھک گئے ہیں۔ اس لئے تم کو شک پڑ گیا ہے۔ کہ دوسری پیدائش شائد نہ کرسکیں گے۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو ہستی پہلی بار کسی وجود کو پیدا کرسکتی ہے۔ اور پیدائش بھی نیست سے ہست والی۔ (یعنی بغیر کسی علت مادی اور ہتھیاروں وغیرہ کی مدد کے) کیا وہ مرنے کے بعد دوبارہ اس وجود کو پیدا نہیں کرسکتی۔ یقیناً کرسکتی ہے۔ کیونکہ وہ علیم ہے۔ اور اس کو خوب معلوم ہے۔ کہ "ذرات" کہاں ہیں۔ اور ان کو کس طرح جوڑنا ہے۔

پس یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی ہستی علیم تو ہو۔ مگر وہ پہلے کام کی وسعت اور مشقت کی وجہ سے تھک کر اس قدر عاجز آجائے کہ وہ دوبارہ پیدائش پر قادر نہ ہو سکے مگر خدا کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔

بعض دہریہ کہا کرتے ہیں۔ کہ خدا نے اوائل میں بیشک یہ کارخانۂ عالم بنایا۔ اور اس کی مشینری کو چلایا۔ مگر اب وہ (نعوذ باللہ) اس سے بے دخل ہو چکا ہے۔ اور وہ کوئی تبدیلی یا اضافہ اس نظام میں نہیں کرسکتا۔ اس کے جواب میں فرمایا۔ ولم یعی بخلقہن۔ یعنی ہم زمین اور آسمان کی پیدائش سے تھک نہیں گئے۔ کہ ہم دوبارہ پیدائش پر قادر نہ ہوسکیں۔ کیونکہ ہماری صفت قدیر بھی ہے۔ یعنی ہم کو علم ہے۔ اور ساتھ ہی قدرت بھی حاصل ہے۔

اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالےٰ زمین و آسمان کی پیدائش سے تھکا نہیں۔ علم ہیئت کی نئی تحقیقات نے ہم پہونچا دیا ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آسمان پر جو سفید راستہ سا (Milky Way [illegible]) دکھائی دیتا ہے۔ اس واسطے سفید معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے اندر کئی ستارے ہیں۔ جو نئے بنے ہیں۔ اور کئی ابھی مکمل ہو رہے ہیں۔ پس وہ خدا جو زمین سے لاکھوں گنا بڑے ستارے اب بھی بنا رہا ہے۔ کیا وہ اسے عاجز انسان! تجھ کو دوبارہ بنانے پر قادر نہیں ہے۔ اور یقیناً ہے۔ ذرا غور تو کرو۔ تم روزمرہ دیکھتے ہو۔ کہ نباتات مر کر زندہ ہوتی ہیں۔ ایک درخت سوکھ کر لکڑی ہو جاتا ہے۔ پھر خدا کی رحمت (بارش) کا چھینٹا اس پر پڑتا ہے۔ جس سے وہ دوبارہ سرسبز ہو جاتا ہے کیا یہ عجیب بات معلوم نہیں ہوتی۔ پھر ایک مضبوط اور توانا شخص بیمار ہو جاتا ہے۔ اس کے جسم کا پنجر نظر آنے لگ جاتا ہے قدرت الٰہی سے اس کو صحت ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس کا جسم گوشت سے بھر جاتا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو۔ کہ اس کے جسم پر سے گوشت کدھر گیا تھا۔ اور پھر واپس کہاں سے آ گیا شاید کوئی فلسفی کہدے۔ کہ پہلے گوشت کے اجزاء پانی اور مختلف گیسوں میں منتقل ہو کر ہوا میں مل گئے۔ اور پھر اسی ہوا پانی اور گیسوں کی مدد سے گوشت بن گیا۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔ جن کی کنہ تک پہونچنا مشکل ہے۔

## انسان کا جسم کس طرح بنتا ہے

انسان کی پیدائش پر غور کرو۔ ایک قطرے کا کروڑواں حصہ ہے۔ جو رحم مادر میں جاتا ہے۔ (نطفہ) اور وہ عورت کے بیضہ کے ساتھ جو کہ اتنا باریک ہے۔ کہ آنکھ سے نظر بھی نہیں آتا۔ جا کر ملتا ہے۔ اور اس مخلوط نطفہ سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ ہاں واضح ہو۔ کہ نطفہ جو کہ پہلے ہی بہت باریک چیز ہے۔ اس کے بھی سارے اجزاء پیدائش میں کام نہیں آتے کیونکہ اس میں اکثر حصہ بطور غذا کے ہوتا ہے۔ پھر پہلے نطفہ کے اپنے خون اور بعد میں ماں کے خون سے اس ذرۂ حیات کی نشو و نما ہوتی ہے۔ جو چند ماہ میں دو تین سیر وزنی ہو جاتا ہے۔ اب بتاؤ وہ نطفہ جو اس قدر قلیل تھا۔ کہ دُنیا کا نازک ترین ترازو بھی اس کو تول نہیں سکتا تھا۔ وہ کس طرح ۹ ماہ کے عرصہ میں اس قدر مجسم اور وزنی ہو گیا۔ شاید کوئی کہدے۔ کہ ماں کے خون سے اس کو غذا ملی۔ اور ہوا (آکسیجن) بھی ماں نے مہیا کر دی۔ جس سے نطفہ نشو و نما پاتا گیا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ بچہ کے مختلف اعضاء آنکھ۔ کان۔ ناک۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ عضلات اعصاب۔ شرائین۔ اوردہ۔ جگر دماغ۔ قلب پھیپھڑے وغیرہ یہ سب کس کارخانہ میں تیار ہوئے۔ کیا ماں کے خون میں یہ سب اعضاء تیار شدہ موجود تھے۔ کہ ۹ ماہ کے بعد نطفہ کے اندر چھوڑ دیئے گئے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ماں کے خون میں تو بچے کے جسم کا ایک ذرہ بھی زیادہ کرنے کی طاقت نہیں۔ وہ تو صرف غذا پہونچاتی ہے۔ تا نطفہ زندہ رہے۔ ورنہ اس باریک نطفہ کے اندر ہی سب اعضاء موجود ہوتے ہیں۔ جو نشو و نما سے بڑھتے ہیں۔ یعنی صرف حجم میں اضافہ ہوتا ہے۔ نہ کہ جسم کے اجزاء کی تعداد میں۔ واضح ہو۔ کہ انسان کی پیدائش کا دُنیاوی عمارتوں کی تعمیر پر قیاس نہیں ہو سکتا۔ عمارت میں میٹیریل باہر سے آتا ہے۔ اور مختلف فیکٹریوں سے گرڈر۔ دروازے۔ چوب۔ کھڑکی وغیرہ تیار ہو کر آتے ہیں۔ اور ان کو مکان میں مناسب جگہ پر رکھدیا جاتا ہے۔ مگر انسان کی پیدائش میں شروع سے ہی سب میٹیریل نطفہ کے اندر رکھ دیا جاتا ہے۔ ایک ایک رگ اور ایک ایک شریان تک موجود ہوتی ہے۔ (خون سے غذا حاصل کر کے بڑھتے جاتے ہیں)

پھر بچہ پیدا ہو کر ماں کا دودھ پیتا ہے۔ جس سے بڑھتا ہے۔ اس کے بعد وہ بلا واسطہ غذا حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور غذا پانی اور ہوا سے اپنے جسم کو تیار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ڈیڑھ دو من کا مضبوط جوان ہو جاتا ہے۔ پھر اس پر بڑھاپا آتا ہے۔ اور اس کے جسم کے ذرات تحلیل ہو کر فضا میں ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس سے اُس کا جسم پھر گھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور آخر اس پر موت آ جاتی ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ روح کا جسم سے الگ ہو جانا۔ اور یہ خاکی جسم جو باقی رہ جاتا ہے۔ مٹی یا آگ میں مل کر پھر فضا میں جا ملتا ہے۔

## ذرۂ حیات کا محفوظ رہنا

پس یہ جو مضبوط اور وزنی انسان نظر آتا ہے۔ اس کی ابتدا آخر اس پانی کے قطرہ (ذرۂ حیات) سے ہے۔ جو نہ وزن رکھتا تھا۔ اور نہ نظر آ سکتا تھا۔ البتہ رحم مادر یا دنیا میں آ کر اس کے جسم میں اضافہ ہوا ہے۔ مگر وہ تو محض خوان زوردہ اور غذا کی وجہ سے ہے۔ جو خارجی چیزیں ہیں۔ موت کے بعد اگر سارے کا سارا جسم مٹی میں مل جائے۔ تو کیا خالق کے لئے اس میں سے اس باریک ذرہ حیات (روح) کو بچانا مشکل ہے۔ جس سے انسان کی ابتدا ہوئی تھی۔ پس اسی ذرہ حیات سے دوبارہ ایک نیا انسان بنانا خالق کے لئے جو علیم اور قدیر ہے۔ کیسے مشکل ہو سکتا ہے۔ ذرا غور تو کرو۔ کیا پہلی پیدائش میں ماں نے بچے کو کان۔ آنکھ۔ اور قلب وغیرہ عطا کئے تھے۔ کیا ماں کے جسم میں کوئی فیکٹری تھی۔ جس میں جنین کے مختلف اعضاء تیار ہوئے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ماں کے لئے اعضاء کا بنانا تو درکنار اس بیچاری کو تو اکثر دفعہ اس بات کا بھی علم نہیں ہوتا۔ کہ میرے پیٹ میں کیا ہے۔ یعنی دو تین ماہ تک (جبکہ جنین کافی وزن دار ہو چکا ہوتا۔ اور بعض اعضاء مکمل بھی ہو چکے ہوتے ہیں) پس اگر پہلی پیدائش میں خدا کسی دوسرے کی امداد۔ میٹیریل یا اوزاروں کا محتاج نہیں۔ تو دوسری پیدائش میں وہ کیوں محتاج ہوگا۔

روح تو موت کے وقت ہی جُدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کا محفوظ رکھنا خالق کے ہاتھ میں ہے۔ روح پر ہی جسم کے نیک و بد اعمال کا اثر پڑ رہا تھا۔ پس بعث مابعد الموت میں روح سے ہی ہر قسم کا مواخذہ ہوگا۔ باقی رہا جسم کا سوال۔ اسے موت کے بعد جہاں چاہے رکھدو۔ اس کا پھر روح پر کیا اثر ہے۔ وہ تو ایک چھلکے کی مانند تھا۔ جس کے اندر مغز تیار ہو رہا تھا۔ جب مغز نکال لیا گیا۔ تو پھر چھلکے کی ضرورت کیا ہے۔

## انسانی جسم دوبارہ بن سکتا ہے

اگر جسم کو موت کے بعد دفن کر دیا جائے۔ تو بھی حشرات الارض قبر کے اندر جسم کو مختلف گیسوں میں تبدیل کر دینگے۔ اور وہ گیسیں فضاء میں مل جائینگی۔ مگر خالق کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ کہ اگر وہ انسان کے اُسی جسم کو دوبارہ بنانا چاہے۔ تو ان گیسوں کو آپس میں ملا دے۔ کیونکہ وہ علیم اور قدیر ہے۔ یا اگر مُردہ کو جلا دیا گیا۔ تو بھی آخر اس کی گیسیں بن کر فضا میں جائینگی۔ اور جو راکھ ہوگی۔ وہ بھی آندھیاں اُڑا لے جائینگی۔ یا ممکن ہے۔ دریائے گنگا کی نذر کر دی جائے۔ تو بھی وہ ذرات ضایع نہیں ہوئے۔ صرف اُن کی شکل بدل گئی ہے۔ اور خالق کے لئے اُن کو جمع کرنا اور دوبارہ اصلی شکل میں لانا کچھ مشکل نہیں۔ یا اگر مُردہ کو پرند کھا گئے۔ (یہ پارسی لوگوں کا طریق ہے) تو بظاہر تو بے شک انسانی ذرات چیل اور گدھ کے جسم کا جزو بن گئے۔ مگر جب وہی پرند مرینگے۔ تو اس وقت علیم اور حکیم خدا انسانی ذرات کو گدھ کے ذرات سے الگ کر لیگا اور عند الضرورت دوبارہ جوڑ لیگا۔ اسی طرح اگر کوئی انسان سمندر میں ڈوب کر مچھلیوں کی خوراک بن گیا۔ تو بھی خدا مچھلی کے ذرات سے اس کو الگ کر لیگا۔ یا اگر کوئی افریقہ کے جنگل میں مر گیا۔ اور اس کو لگڑ بگڑ یا چرخ کھا گیا۔ (بعض حبشی قبائل کا یہ طریق ہے) تو بھی چرخ کے مرنے کے بعد فضا میں سے تمام ذرات الگ کر لئے جائینگے۔

بہرحال نہ تو روح انسانی ہی ضایع ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی جسم کے ذرات۔ وہ مٹی میں مل جائیں۔ آگ کی نذر کر دیئے جائیں پانی میں بہ جائیں۔ پرندوں اور درندوں کی خوراک بن جائیں۔ علیم اور قدیر خدا کے علم میں ہونگے۔ اور دوبارہ اُن کو اصلی صُورت میں جوڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ اس نے پہلی پیدائش میں کیا تھا۔ اور ہمارا خدا تھکنے والا نہیں۔ کیونکہ وہ اب بھی ستاروں کو بنا رہا ہے۔ پس یہ عقلاً ناممکن ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اتنا بڑا کارخانہ یونہی بنا رکھا ہو۔ نیز اللہ تعالےٰ اس بات پر قادر ہے۔ کہ وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھائے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ بعث مابعد الموت یقینی ہے۔ تاکہ انسان اگلے جہان میں اپنی پیدائش کی حقیقی غرض کو پورا کر سکے ؎

# سائمن کمیشن پر حکومت ہند کی سفارشات

حکومت ہند کا مراسلہ شایع ہو گیا ہے۔ جو (۲۵۶) دو سو چھپن صفحہ کتاب کی شکل میں ہے۔ دستور ہند کے مختلف پہلوؤں پر اس میں بحثیں کی گئی ہیں۔ سب سے پہلے ہر مسئلہ کے متعلق حکومتوں کی آرا پیش کی گئی ہیں۔ بعد ازاں حکومت ہند نے حسب ضرورت متبادل تجاویز یا ترمیمات درج کی ہیں مسائل کی بحث میں سائمن رپورٹ کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تمام تجاویز و سفارشات میں قدم قدم پر یہ بات پیش نظر رکھی گئی ہے۔ کہ اس مراسلہ کی کوئی شق گول میز کانفرنس کے مباحث و نتائج پر مخالفانہ اثر نہ ڈالے۔

## ہندوستان کی سیاسی جماعتیں

سب سے پہلے ہندوستان کی سیاسی جماعتوں پر بحث کی گئی ہے مراسلہ مظہر ہے۔ کہ سیاسی گروہ زیادہ تر پیشہ ور افراد سے مرکب ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب کے دل میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ تجارت اور صنعت و حرفت کو سیاسی وسائل سے کام لیکر ترقی دی جا سکتی ہے۔ بڑے بڑے زمینداروں نے اپنا روایتی اقتدار بحال رکھا ہے۔ لیکن چھوٹے چھوٹے زمیندار بھی اب بےحس نہیں رہے۔ عام کاشتکار ہندوستان کے سیاسی مسائل کا کوئی واقفکارانہ تصور نہیں رکھتے۔ مزدور اَن پڑھ ہیں جمہور کو مذہب زمین اور اشتراکیت کے ذریعہ سے بیدار کیا جا رہا ہے۔ ملک کی اقتصادی ترقی اور تعلیم کے نشو و ارتقاء سے خودداری کا احساس پیدا ہو گیا ہے۔ اور مساوات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے قوم پرست خود اختیاری حکومت اور درجہ مستعمرات مانگ رہے ہیں۔ سول نافرمانی کی تحریک نے قوم پرستوں کی قوت اور ضعف کو آشکارا کر دیا ہے۔ تمام طبقوں کے تعلیم یافتہ ہندو ان کے ساتھ ہیں۔ جو عملاً شریک نہیں ہیں۔ وہ بھی تبدل سے مقاصد کے حامی ہیں۔ اقلیتیں بھی بڑی حد تک وسیع تر مقاصد کے ساتھ ہمدردی رکھتی ہیں لیکن اگر مظاہروں کی ضرورت ہو تو ان کے دل میں خود مختار ہندوستان کے اندر اپنی پوزیشن کے متعلق تشویش پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا وہ اپنے حقوق اور مفاد کی حفاظت پر متوجہ ہو رہی ہیں۔ نئے دستور کے نفاذ کے بعد کچھ مدت تک سیاسیات میں فرقہ داری کا رنگ غالب رہیگا۔ سیاسی ایجی ٹیشن باہیں ہمہ زور و شدت دیہاتی آبادی پر بہت ہی کم اثر ڈال سکا ہے۔ غیر سرکاری یورپین ۱۹۱۹ء سے ہندوستانی مقاصد کے متعلق زیادہ کشادہ دلی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن بائیکاٹ کے باعث یورپی تاجروں کی رائے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ تہدیدی ذرایع سے دبنے کیلئے طیار نہیں اس وجہ سے سیاسی ترقی کے متعلق بھی ان کی رائے ذرا سخت ہو گئی ہے۔

## فیڈرل حکومت اور صوبجاتی آزادی

حکومت ہند لکھتی ہے۔ کہ اگر ہندوستان کی سیاسی حالت کے متعلق ہماری مذکورہ بالا رائے صحیح ہے۔ تو نئے دستور میں تمام جماعتوں کا پورا پورا خیال رکھنا ضروری ہے۔ محکوموں کی خاموش رضامندی سے کام لینے کا وقت گذر چکا ہے۔ نئے نظام کے لئے ضروری ہے۔ کہ لوگ رضاکارانہ اس کی حمایت کریں۔ ہماری رائے میں وقت آگیا ہے۔ کہ ہم امپیریل پالیسی کے وسیع مقاصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے دستور اساسی کے کسی ایسے حل پر پہونچیں جس میں ان تمام خیالات و عزائم کے لئے معقول گنجائش موجود ہو۔ جو آج ہندوستان میں حرکت پیدا کر رہے ہیں۔ حکومت ہند نے اس اصول کے بیان کے بعد نظام ترکیبی کو ہندوستان کا نصب العین قرار دیا ہے۔ نیز سائمن کمیشن کی تائید میں ایک ایسا دستور مرتب کرنے کی تجویز کی ہے۔ جس میں آئندہ ارتقاء کے تمام ضروری سائل موجود ہوں۔ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ کوئی اختیار ہندوستان کے عمومی مفاد کے منافی نہ ہو۔ نیز قومی اتحاد کی اس روح کو صدمہ نہ پہونچے۔ جو برطانیہ کی وحدتی حکومت کے زیر اثر تدریجاً نشو و نما پاتی رہی ہے۔

## مرکزی حکومت

مرکزی حکومت کے متعلق مراسلہ مظہر ہے۔ کہ نہ تو کامل خود اختیاری حکومت عطا کرنا ممکن ہے۔ نہ خالص غیر ذمہ داری یعنی مطلق العنانی ممکن ہے اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ واضح ہو جانا چاہئے۔ کہ انگریز ہندوستان میں کن مقاصد کے لئے تحفظات چاہتے ہیں۔ ان مقاصد کے سوا ہندوستان کو پوری آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ اس نقطۂ نگاہ سے مرکزی حکومت کی سرگرمیاں تین شقوں میں منقسم ہو سکتی ہیں۔

(۱) وہ مسائل جن کے ساتھ پارلیمنٹ کا تعلق مسلسل قائم رہنے کی امید ہے۔ مثلاً فوج۔ معاملات خارجہ۔ قیام امن اور مالی واجبات کا ایفاء

(۲) وہ مسائل جن پر پارلیمنٹ نگاہ رکھے گا ہے متوجہ ہوگی۔ اس سلسلے میں ٹیکس۔ محاصل۔ تجارتی پالیسی۔ ریلوے کا انتظام وغیرہ امور آتے ہیں۔ ان کے متعلق عام طریق کار ایسا رہے گا۔ کہ ہندوستانیوں کو اس پر اعتراض نہ ہوگا۔

(۳) وہ مسائل جن میں جمہور ہند اور پارلیمنٹ میں تصادم کا بظاہر بالکل امکان نہیں۔

ہمارا فرض یہ ہے۔ کہ مرکزی مجلس وضع قوانین اور ارکان حکومت کے درمیان اچھے تعلقات پیدا کریں۔ اور اس طرح کامل ذمہ وار حکومت کی بنیاد استوار کر دیں۔

## دو عملی اور دوسرے مسائل

حکومت ہند نے لکھا ہے۔ کہ سندھ اور اُڑیسہ کی علیحدگی کے متعلق دو الگ الگ کمیشن مقرر کئے جائیں۔ نیز جن سرحدات میں رد و بدل کی ضرورت ہو۔ کر لیا جائے۔ برما کی علیحدگی کے سلسلہ میں آسام و برما کی درمیانی سرحد کا تصفیہ ضروری ہے۔ تمام صوبجاتی حکومتیں دو عملی کے خاتمہ کی مؤید ہیں۔ صوبجاتی کونسلوں کے متعلق پانچ سال کی تجویز منظور ہے۔ کونسلوں کے ارکان کی تعداد میں معتدبہ اضافہ کی تائید کی گئی ہے۔ لیکن تعداد کا آخری فیصلہ فرنچائز کمیٹی (مجلس تشخیص حق رائے) پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ عورتوں کے لئے کسی خاص بندوبست کی ضرورت نہیں۔ سرکاری ارکان کے اڑا دینے کی تجویز کی تائید کی گئی ہے۔ مدراس۔ بمبئی پنجاب اور صوبجات متوسط کی حکومتوں کی سفارش تھی۔ کہ صوبوں میں ایوان اعلیٰ کی ضرورت نہیں۔ بنگال۔ یو۔ پی۔ اور بہار و اڑیسہ کی حکومتوں نے ایوان اعلیٰ کی ضرورت ظاہر کی تھی۔ فرنچائز کمیٹی ان تین صوبوں میں ایوان اعلیٰ کی ترکیب کا فیصلہ کرے گی۔ ممکن ہے۔ آئندہ چل کر باقی صوبوں میں بھی اس ایوان کی ضرورت پڑے۔ اس لئے حکومت مدراس کی یہ تجویز منظور کی جاتی ہے۔ کہ اس مسئلہ کو ان مسائل میں شامل رکھا جائے۔ جنکے متعلق دس سال کے بعد از سر نو غور ہو سکے گا۔

## حق رائے

حق رائے کے متعلق حکومت بمبئی کی سفارش یہ ہے۔ کہ ووٹوں کی تعداد دگنی کر دی جائے۔ لیکن باقی حکومتیں سریع اضافہ کے حق میں نہیں ہیں۔ حکومت ہند اس معاملہ کو فرنچائز کمیٹی پر چھوڑتی ہے۔ لیکن اگر کمیشن کی تجویز کے مطابق آبادی کا دسواں حصہ ووٹر بن گیا۔ تو حکومت ہند خوش ہوگی۔ پارلیمنٹ کو کوئی ایسا اعلان نہیں کرنا چاہئے۔ کہ وہ پندرہ سال کے بعد دوسری فرنچائز کمیٹی مقرر کریگی۔ عورتوں کے حق رائے کے متعلق کمیشن کی تجویز (یعنی ووٹر مرد کی بیوی کو ووٹ کا حق ہے) پر سخت اعتراض ہوئے۔ امید نہیں۔ کہ اسے کوئی طبقہ بھی قبول کرے۔ اس طرح نیچ جاتیوں کے ہندو ووٹر جنکی بیویاں بسہولت انتخابگاہوں پر جا سکتی ہیں۔ دگنے ہو جائینگے۔ اور مسلمانوں کی تعداد رائے دہی کم ہو جائیگی۔ اس لئے کہ ان کی خواتین معاشرتی مراسم کی بنا پر اپنے ووٹ ریکارڈ نہیں کرا سکتیں۔

## ہندو مسلم اختلاف

سائمن کمیشن نے پنجاب و بنگال کے متعلق جو متبادل تجاویز پیش کی ہیں (اول میثاق لکھنؤ کا تناسب دوم مخلوط انتخاب نشستوں کے تعین کے بغیر) مسلمان ان میں سے کسی تجویز کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں حکومت ہند کوئی ایسی بات نہیں کہنا چاہتی جس سے ان دونوں بڑی قوموں کے نمائندوں کے اتحاد میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔ لیکن بظاہر اتحاد کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ سرکاری ممبروں کے اڑ جانے کے بعد مختلف قوموں کے نمائندوں کی تعداد کا مسئلہ خاص طور پر اہم بن جاتا ہے۔ مسلم اقلیت والے صوبوں میں زائد از استحقاق نیابت قائم رہنی چاہئے۔ بنگال کے متعلق حکومت بنگال لکھتی ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مفاہمت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بنگال کے یورپین ممبر اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ نشستوں کو آبادی کی بنا پر تقسیم کرنے کا نتیجہ نہایت منصفانہ ہے۔ غیر مسلموں کو دولت، تعلیم اور

عام حیثیت کی بنا پر رعایت دینی مقصود ہو۔ تو خاص حلقہ ہائے انتخاب میں دی جائے۔ پنجاب میں سکھوں، مسلمانوں اور ہندوؤں کے متصادم دعاوی کے باعث حالت اور بھی پیچیدہ ہے۔ پنجاب کے سرکاری ممبروں نے ایک نقشہ تیار کیا ہے۔ جس کی رُو سے پنجاب کے مسلمان سکھوں اور ہندوؤں کی مجموعی تعداد سے بقدر دو کے زیادہ ہونگے۔ لیکن تمام ممبروں کے مقابلے میں ان کی تعداد پچاس فی صدی ہوگی۔ اس تجویز سے نہ مسلمان مطمئن ہیں نہ ہندو اور نہ سکھ۔ ہماری رائے میں یہ تجویز مندرجہ ذیل تنقیدات کے تحت قابل غور ہے۔ پنجاب و بنگال کے مسلمانوں کو تناسب آبادی سے محروم رکھنا جائز شکایت کا موجب ہے۔ یہ اعتراض بھی قابل غور ہے کہ اکثریت کے کہنے پر مجلس وضع قوانین میں فرقہ وار اکثریت قائم نہیں ہو سکتی۔

### سکھوں اور دوسری قوموں کی نمائندگی

سکھوں کے لئے حکومت پنجاب نے جو تجویز کی ہے۔ اس سے بہتر تجویز پیش نہیں کی جا سکتی۔ یورپین نیابت موجودہ تناسب پر قائم رہنی چاہیئے۔ اینگلو انڈین اصحاب کو جس حد تک ممکن ہو جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائے۔ ہندوستانی عیسائیوں کی نیابت کے متعلق بعض صوبجاتی حکومتوں کی رائے ہے کہ ان کے لئے جداگانہ حلقے قائم کرنے یا نشستیں مخصوص رکھنے میں دقتیں پیش آئیں گی۔ لہذا ان کے لئے نامزدگی کا طریقہ قائم رکھنا مناسب ہے۔ اچھوتوں کی نیابت کے متعلق گورنروں پر بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ امیدواروں کی تصدیق کریں۔ یو۔ پی کی حکومت کا خیال ہے۔ کہ کمیشن کی تجویز کے مطابق وہاں سے چالیس اچھوت ممبر بن جائیں گے حالانکہ اس وقت صرف ایک اچھوت نمائندہ ہے۔ حکومت ہند کی رائے میں فرنچائیز کمیٹی کو اچھوتوں کی نیابت کے مسئلہ پر خاص غور کرنا چاہیئے مدراس میں غیر برہمنوں کی نمائندگی کے اڑائے جانے کے ساتھ اتفاق ہے۔ یونیورسٹیوں کی نمائندگی قائم رکھنے کی تائید بہار و اُڑیسہ کے سوا سب حکومتوں نے کی ہے۔ حکومت ہند کی رائے یہ ہے۔ کہ اس حلقہ کی رائے دہی صرف سینٹ کے ممبروں تک محدود ہے۔ بڑے بڑے زمینداروں کی خاص نمائندگی بھی قائم رہنی چاہیئے۔ تجارت اور صنعت وحرفت کے حلقوں کو قائم رکھنے کی تجویز کی گئی ہے۔ مزدوروں کی نمائندگی بدستور نامزدگی کے ذریعے سے ہوگی۔

### کابینہ ہائے وزارت اور ہائی کورٹ

وزارتوں کے خلاف ملامت کی قرارداد مشترک ہو۔ نہ کسی ایک وزیر کے خلاف نہیں۔ بلکہ سب کے خلاف کمیشن کی اس تجویز کی تائید کی گئی ہے۔ کہ گورنر کو ایک افسر کے وزیر مقرر کرنے کا تمیزی اختیار حاصل ہو۔ لیکن حکومت ہند کا خیال ہے۔ کہ سرکاری وزیر کے تقرر کی ضرورت پیش نہ آئیگی۔ اگر مقرر ہوگا۔ تو باقی وزراء کی مانند ہی سے ہوگا۔ گورنر کے اختیارات میں یہ بات بھی شامل ہوگی۔ کہ جہاں اقلیت اس کی رائے میں کافی اہمیت رکھتی ہو۔ اس اقلیت کے ایک وزیر کو شامل وزارت کر دے۔ مراسلہ میں کمیشن کی اس تجویز کی تائید کی گئی ہے۔ کہ کابینہ وزارت کا ایک سیکرٹری ہو۔ جسے کابینہ مقرر کرے اور وہ کابینہ ہی کا ملازم سمجھا جائے۔ ہائی کورٹوں کے متعلق تفصیلی تجاویز حکومت ہند اس وقت پیش کریگی۔ جب بڑے بڑے آئینی مسائل طے ہو جائیں گے۔ لیکن ججوں کے تقرر کے متعلق یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ مستقل جج ملک معظم کی طرف سے مقرر ہوں۔ اور دوسرے تقررات گورنر جنرل باجلاس کونسل عمل میں لائے۔

### صوبہ سرحد

صوبہ سرحد کے متعلق حکومت ہند نے سائمن کمیشن اور مرکزی سائمن کمیٹی دونوں کی سفارش کردہ حکومتوں سے زیادہ بہتر حکومت تجویز کی ہے۔ حکومت ہند کے سامنے تین تجویزیں تھیں۔ مارلے منٹو سکیم دو عملی اور صوبے کے خاص حالات کے مناسب بعض تحفظات کیساتھ دوسرے صوبوں جیسی حکومت کمیشن نے مارلے منٹو سکیم پیش کی ہے۔ لیکن ہماری رائے میں یہ صوبے کے سیاسی عزائم کی تسکین کے لئے کافی نہیں۔ صوبہ سرحد بے اطمینانی کی حالت میں ہے۔ حفاظت ہند کے لئے سخت تشویش کا باعث بنا رہے گا۔ مرکزی سائمن کمیٹی کے ارکان کی اکثریت نے اپنے تجویز کردہ نظام حکومت کے لئے دس سال کی قید لگائی تھی۔ لیکن ہماری رائے میں اس طرح یہ نظام حکومت اور بھی موجب اعتراض بن جاتا ہے۔ سائمن کمیٹی کے دو مسلمان ممبروں نے دو عملی حکومت تجویز کی تھی۔ لیکن اس تجویز کو بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ اور کوئی اس کا موید نہیں۔ اور چیف کمشنر کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ دوسرے صوبوں کا رد کیا ہوا نظام حکومت سرحد میں رائج کرنے سے نقصان ہوگا۔ لہذا تیسری تجویز باقی رہ گئی ہے جو چیف کمشنر کی مرتبہ ہے۔ اس کا مفاد یہ ہے۔ کہ بیس یا بائیس ممبروں کی کونسل ہو۔ منتخب ممبر تعداد میں نامزدہ ممبروں سے بقدر ایک کے زائد ہوں۔ سرکاری ممبر چھ یا آٹھ ہوں۔ اقلیتوں کو آبادی سے دگنی نیابت دی جائے۔ وہ جداگانہ انتخاب یا نشستوں کی تخصیص یا نامزدگی میں سے جو چیز پسند ہو۔ اختیار کر لیں۔ چیف کمشنر کو لفٹنٹ گورنر کہا جائے۔ اس کے دو وزیر ہونگے۔ جن میں سے ایک ضرور سرکاری آدمی ہوگا۔ حکومت ہند اس تجویز کی حامی ہے۔ اجمیر، مارواڑ کورگ۔ دہلی اور بلوچستان میں موجودہ حالت قائم رکھنے کی تجویز کی گئی ہے۔ دہلی کے متعلق اسمبلی میں ایک کے بجائے دو نمائندوں کی سفارش ہوئی ہے۔ ایک مسلمان اور ایک ہندو۔

### اسمبلی کے ارکان

اسمبلی میں اس وقت کل نوّے نشستیں ہیں۔ جن میں سے ۳۰ مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ دو سکھوں کو ۸ یورپینوں کو۔ اور پچاس غیر مسلموں کو۔ اب حکومت ہند کی تجویز یہ ہے۔ کہ کل نشستیں ۲۰۰ ہوں۔ جو مندرجہ ذیل طریق پر منقسم ہوں گی:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| مدراس | ۲۳ | بمبئی | ۲۱ |
| بنگال | ۲۴ | صوبجات متحدہ | ۲۴ |
| پنجاب | ۱۸ | بہار و اوڑیسہ | ۱۸ |
| صوبجات متوسط مع برار | ۸ | آسام | ۶ |
| دہلی | ۲ | اجمیر مارواڑ | ۱ |
| صوبہ سرحد | ۳ | کورگ | ۱ |
| بلوچستان | ۱ | | |

ان میں سے اکاسی غیر مسلم ہوں گے۔ ترپن مسلم۔ تین سکھ تیرہ یورپین۔ باقی پچاس میں سے بارہ خاص مفادوں کی نمائندگی کے لئے مخصوص ہونگی۔ بقیہ ارکان نامزد ہونگے۔

### کونسل آف سٹیٹ

کونسل آف سٹیٹ کی مدت سات سال ہوگی۔ اور اس کے ارکان کی موجودہ تعداد قائم رہیگی۔

## چک نمبر ۲۶۵ تحصیل جڑانوالہ میں جلسہ اور مناظرہ

امسال انجمن ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ اکتوبر کو قرار پایا تھا۔ جس پر مولوی عبد الغفور صاحب مولوی اللہ دتا صاحب۔ اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی تشریف لائے۔ ۱۶ اکتوبر زیر صدارت مولوی محمد رمضان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے انبیاء گذشتہ کی بعثت کے حالات اور امم گذشتہ کے ان سے سلوک پر مفصل تقریر فرمائی۔ بعد میں سید لال شاہ صاحب نے مختصر مگر مدلل پیرایہ میں صداقت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔ ۱۷ اکتوبر کو ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت مولوی اللہ دتا صاحب دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے سب سے اوّل مذہبی جلسوں کی غرض و غایت پر ایک مختصر تقریر میں روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مولوی عبد الغفور صاحب نے وفات مسیح ناصری پر ایک لمبی تقریر کی۔ مقرر نے غیر احمدیوں کے ان دلائل کو جو وہ حیات مسیح ناصری ثابت کرنیکے لئے پیش کرتے ہیں علم وعقل کی روشنی میں غلط اور ناقابل قبول ثابت کیا۔ اس کے بعد ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بعد نماز ظہر زیر صدارت مولوی اللہ دتا صاحب تیسرا اجلاس ہوا۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے اجرائے نبوت پر مفصل تقریر کی۔ آخر پر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے جوابات اس وضاحت سے بیان فرمائے۔ کہ انصاف پسند غیر احمدیوں نے بھی کہا۔ یہ اعتراضات صاف ہو گئے۔ ۱۸ اکتوبر کو ۸ بجے سے پونے بارہ بجے تک اور ۲ بجے سے پونے پانچ بجے تک غیر مبایعین سے کامیاب مناظرہ ہوا۔ غیر مبایعین کی طرف سے میر مدثر شاہ صاحب اور ہماری طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل مناظر تھے بمضمون مناظرہ دعویٰ نبوت اور اجرائے نبوت از کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ چونکہ شرائط میں طے ہو چکا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات فریقین کے لئے حجت قطعی ہونگی۔ اس لئے میر صاحب کو ادھر ادھر بھاگنے کا بہت کم موقع ملتا رہا۔ جلسہ کے بعد مندرجہ ذیل اشخاص حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے۔ ۱۔ چوہدری محمد لیسین صاحب (ایس۔ وی) ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول چک ۲۴۲ گ ب ضلع لائل پور۔ ۲۔ چوہدری سردار علی صاحب چک ۲۶۵ گ ب ضلع لائل پور۔ (خاکسار محمد الدین)

# ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسوں کی روئداد میں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جائیں۔ تو بمشکل کئی ہفتوں میں وہ ختم ہو سکیں۔ امید ہے احباب اس مجبوری کو مد نظر رکھتے ہوئے معذور خیال فرمائیں گے:۔ (ایڈیٹر)

**سرگودھا:۔** زیر صدارت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کمپنی باغ میں جلسہ منعقد ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے جلسہ کی غرض بیان کی۔ خاکسار نے عرفان الٰہی پر تقریر کی۔ اس کے بعد صوفی محمد ابراہیم صاحب۔ بی۔ ایس۔ سی جو قادیان سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بڑے دلکش پیرایہ میں لیکچر دیا۔ دوسرا مردانہ اجلاس بھی کامیاب رہا۔ صوفی صاحب موصوف نے اپنا دلچسپ مضمون سُنایا۔ ہر دو اجلاس مردانہ کے علاوہ جلسہ مستورات بھی بر مکان حافظ عبد العلی صاحب وکیل منعقد ہوا۔ جلسہ میں لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ اور بنت قاضی عطاء اللہ صاحب وکیل نے اپنا مضمون سُنایا۔ سعیدہ بیگم بنت خاکسار نے اپنا مضمون پڑھا۔ سلیمہ بی بی۔ روشن بخت صاحبہ اور رفیقہ بنت ماسٹر عبد العزیز صاحب و مبارکہ بیگم بنت حافظ عبد العلی صاحب نے اپنے اپنے مضامین سُنائے۔ غیر مذاہب کی عورتیں بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئیں۔ اس کے علاوہ اس علاقہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر جلسے ہوئے۔ چک ۔ چک ۱۵۔ چک ۲۲ شمالی چک ۲۴ شمالی۔ چک ۴۶ شمالی۔ چک ۳۳ جنوبی (سرگودھا) (خاکسار محمد عبد اللہ بوتالوی سکرٹری جماعت سرگودھا)

**چک ۶/۱۱ (منٹگمری)** کے جلسہ میں مولوی علی محمد صاحب نے تقریر کی۔

**چک ۱۸۲/۹ (منٹگمری)** زیر صدارت سید حسین علی صاحب احمدی اور غیر احمدی مولوی صاحبان نے تقریریں کیں۔

**چک ۷/۱۲ (منٹگمری)** زیر صدارت چودھری شہاب الدین صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ (خاکسار چراغدین)

**چک ۱۱ گوکھووال (لائلپور)** زیر صدارت چودھری عبد المجید صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری محمد طفیل چودھری عبد المجید صاحبان نے تقریریں کیں (غلام نبی نمبردار)

**چک ۱۷ (سرگودھا)** چودھری لورام صاحب نے اور خاکسار نے تقریریں کیں (سکرٹری جماعت)

**قلعہ صوبا سنگھ (سیالکوٹ)** زیر صدارت چودھری عبد اللہ خان صاحب ایک بارونق جلسہ ہوا (خاکسار عنایت اللہ)

**پنگاڑی (مالابار)** زیر صدارت ایک ہندو رئیس جلسہ منعقد ہوا۔ ایک غیر احمدی زمیندار نے اچھی مدد دی۔ ۳ مسلم نوجوانوں اور دو ہندو صاحبان نے تقریریں کیں۔ میں نے خود بھی تقریر کی۔ (خاکسار عبد اللہ مالاباری)

**چک ۱۱ موضع دنہولہ (لائلپور)** میں بصدارت چودھری قطب الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار نے لیکچر دیا۔ مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی۔ چمار شریک جلسہ ہوئے۔ (فرزند علی صادق)

**مانیری (پشاور)** زیر صدارت جل ملا صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ قاضی عصمت اللہ صاحب۔ مولوی فضل حق صاحب۔ مولوی عبد اللہ شاہ صاحب مولوی عبد القدوس صاحب نے تقریریں کیں۔ میاں عارف اللہ صاحب نے بھی تقریر کی۔ نیز پشتو میں دلچسپ نظمیں پڑھی گئیں۔ بڑی کثرت سے لوگ شریک جلسہ ہوئے۔ (خاکسار محمد شریف اللہ)

**اٹاوہ:۔** ۲۶ر اکتوبر بعد نماز عشا جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے مضامین پڑھکر سُنائے گئے۔ اور خاکسار نے بھی تقریر کی۔ مضامین بڑی دلچسپی سے سُنے گئے (خاکسار سید صادق حسین از اٹاوہ)

**ظفروال (سیالکوٹ)** بصدارت چودھری عبد القادر صاحب سکنہ مرادمہ جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار۔ ماسٹر غلام قادر صاحب مدرس اور مولوی عبد الکریم صاحب نے تقریریں کیں (خاکسار قائم الدین)

**جوہی (لاڑکانہ سندھ)** ۲۶ر اکتوبر کو جلسہ منعقد ہوا۔ سندھی اور اردو میں تقریریں کی گئیں (محمد لقمان)

**ہسولہ (جہلم)** بصدارت مولوی احمد الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مختلف تقریریں ہوئیں (علی قدر)

**لیہ۔ لداخ (کشمیر)** بصدارت حاجی محمد صدیق صاحب رئیس لداخ سیرت خیر البشر پر ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۳ء کو جلسہ منعقد ہوا۔ نعتیہ نظموں کے بعد پیر محمد سعید صاحب امام جامعہ مسجد لیہ۔ پنڈت کنٹھ کول صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ہیڈ ماسٹر۔ پنڈت درگا داس صاحب تاجر اور لالہ کندن لال صاحب تاجر۔ ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کی دلچسپ تقریریں ہوئیں۔ الفضل کے خاص نمبر سے بھی مضامین پڑھکر سنائے گئے۔ ہندو مسلمان۔ بودھ۔ عیسائی تجار۔ ملازمین اور رؤساء شریک جلسہ ہوئے۔ اور جلسہ بہت کامیاب رہا۔ حاضرین کی تواضع میوہ سے کی گئی (خان بہادر غلام محمد)

**میرانپور (شاہجہانپور۔ یو۔ پی)** ۲۶ر اکتوبر کو سیرت خاتم النبیین پر جلسہ منعقد ہوا۔ منشی محمد عزیز اللہ صاحب نے تقریر کی۔ خاتمہ پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ (خاکسار سرفراز علی)

**چک ۷ امداس (شاہپور)** زیر صدارت حاجی محمد الدین صاحب امام مسجد ۲۶ر اکتوبر ۳۳ء کو جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ غیر احمدی اصحاب نے منعقد کیا۔ نعتیہ غزلوں کے علاوہ سید امداد حسین و مولوی مظفر جیلانی صاحب نے تقریریں کیں (خاکسار محمد عبد اللہ)

**خان فتاح کلاں (گورداسپور)** مولوی جلال الدین صاحب و مولوی قمر الدین صاحب نے تقریریں کیں (محمد یعقوب نمبردار)

**لنگروال (ہوشیارپور)** مرزا اسلام اللہ صاحب و مہر بدر الدین صاحب نے تقریریں کیں (مرزا دین محمد بیگ)

**رائے پور و خانپور سیدال:۔** دونوں مقامات پر جلسے ہوئے سید اقبال علی صاحب لالہ دیس راج صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ اور چند نعتیں پڑھی گئیں۔ (غلام حسین)

**گنگبال (ہوشیارپور)** بصدارت چودھری برکت علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی نبی بخش صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (چوہدری جمال الدین)

**بیر چھپہ (ہوشیارپور)** بصدارت چودھری غلام بھیک صاحب رئیس جلسہ کا انعقاد ہوا۔ کچھ اخبار سے مضامین سُنائے گئے اور مولوی نبی بخش صاحب نے بھی تقریر کی (خاکسار صوبے خاں)

**لبیہ (ضلع مظفر گڑھ)** میں لالہ گھنشام داس صاحب ریڈر سب جج نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی حیات طیبہ پر فاضلانہ لیکچر دیا۔ بعدہٗ سردار نانک سنگھ صاحب کورٹ انسپکٹر نے ایک دلآویز تقریر کی۔ نیز مولوی غلام نبی صاحب واعظ اور مولوی محمد حسین صاحب کی تقریریں ہوئیں (عبد اللہ خان)

**چوڑا سکھر:۔ (شیخوپورہ)** مولوی عبد الجبار صاحب نے تقریر کی۔ (محمد الدین مدرس)

**ملتان شہر:۔** بصدارت جناب خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی بالقابہ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظموں کے بعد مولوی علی محمد صاحب۔ سردار تیجا سنگھ صاحب سید علی حسن صاحب (شیعہ) ہیڈ ماسٹر امیر علی صاحب اخویم غلام حسن خان صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ آر۔ ایس۔ لندن۔ پروفیسر بہاولپور کالج۔ لالہ شیر دیو صاحب اور شیخ مشتاق حسین صاحب کی شاندار تقریریں ہوئیں۔ اختتام پر صاحب صدر کا لکھا ہوا خطبۂ صدارت پڑھا گیا۔ جس میں مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر بڑا زور دیا گیا۔ جماعت احمدیہ ملتان جناب خان بہادر مخدوم مرید حسین صاحب کی بہت ممنون ہے۔ کہ نہ صرف آپ خود شریک جلسہ ہوئے۔ بلکہ جلسہ کے لئے سامان بھی دیا۔ (سکرٹری جماعت ملتان)

# سکنی اراضی کی قیمت میں غیر معمولی رعایت

اب جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس تقریب پر زمینوں کی قیمت میں عموماً رعایت کی جاتی ہے۔ اس سال معمول سے زیادہ رعایت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور رعایت کی معیاد بھی بڑھا دی گئی ہے۔ یہ رعایت ۲۰ نومبر ۱۹۳۰ء سے لے کر ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء تک رہیگی محلہ دارالبرکات (بالمقابل ریلوے سٹیشن) اور محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اصل قیمت دارالبرکات میں برلب سڑک کلاں یعنی بازار ریلوے روڈ ۳۵ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ ۲۵ اور ۲۰ فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ قیمت کم کر کے علی الترتیب ۲۷/۸ اور ۲۰ اور ۱۷/۸ فی مرلہ کر دی گئی ہے۔ محلہ دارالرحمت میں اصل قیمت ۲۵ فی مرلہ برلب سڑک کلاں اور اندرون محلہ ۲۰ اور ۱۷/۸ فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ قیمت کم کر کے علی الترتیب ۲۰ اور ۱۷/۸ اور ۱۵ کر دی گئی ہے۔ جو احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ انہیں چاہئیے۔ کہ جلسہ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ ابھی سے آرڈر بھیجدیں۔ کیونکہ بہت تھوڑے قطعات قابل فروخت ہیں۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ یہ رعایت صرف نقد اور یکمشت قیمت ادا کرنے والوں کے لئے ہے۔ والسلام

**خاکسار:۔ میرزا بشیر احمد قادیان**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے آفریدی جرگہ پر متعدد مکان جلانے کے جرم میں دس ہزار روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

نیو دہلی ۱۰ نومبر۔ حکومت نے ۹ نومبر تک ملک کی سیاسی صورت حالات پر جو تبصرہ شائع کیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بنگال میں سول نافرمانی کی تحریک مردہ ہو رہی ہے۔ ایک محدود علاقہ میں محصول چوکیداری کی عدم ادائیگی کی تحریک جاری ہے۔ اور مردم شماری کی نہایت خفیف مخالفت ہوئی ہے۔ یو۔ پی میں رہا شدہ لیڈر سیاسی سرگرمیوں میں علانیہ حصہ نہیں لیتے۔ کیونکہ انہیں گرفتار ہونے کا خطرہ ہے۔ اب کسان لونڈے۔ عورتیں اور کرایہ کے رضاکار تحریک کے علمبردار بن رہے ہیں۔ پنجاب میں بھی سیاسی صورت حالات ایسی ہی ہے۔

پنڈت موتی لال نہرو کی لڑکی کو پچاس روپیہ سزائے جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ کسی نامعلوم شخص نے یہ جرمانہ ادا کر دیا جب پنڈت موتی لال نہرو نے یہ خبر سنی۔ تو کہنے لگے۔ جرمانہ ادا کرنے والے نے میری بیٹی اور ملک کے ساتھ سخت دشمنی کی ہے۔

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم نافذ کیا ہے۔ جس کے رو سے دو ہفتہ تک شہر بمبئی کے پبلک مقامات میں مظاہرے اور جلسے کرنا بند کر دیئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۱ نومبر۔ دو فرانسیسی ہواباز ایک ہلکے ہوائی جہاز میں پیرس سے کراچی دو دن میں پہنچے۔

لکھنؤ ۱۰ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ لکھنؤ میں سیاسی اسیروں کے لئے ایک نیا جیلخانہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جو تین مہینہ میں تیار ہو جائے گا۔

احمد آباد ۱۲ نومبر۔ مسٹر عباس طیب جی کو آج صبح سابرمتی جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ دھارسانہ نمک پر چھاپہ مارنے والے والنٹیروں کی راہنمائی کی پاداش میں انہیں چھ ماہ قید کی سزا دی گئی تھی آپ نے کہا۔ کہ میں تین ہفتے کے اندر اندر جیل میں واپس جانے کی امید رکھتا ہوں۔

احمد آباد ۱۲ نومبر۔ آج بعد دوپہر گاندھی جی کے نوجیون پریس کو نیلام کیا گیا۔ لیکن کسی شخص نے بھی بولی نہ دی۔

لاہور ۱۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھائی پرمانند جی کی ڈاک آج کئی دنوں سے سنسر کی جا رہی ہے۔ اور خفیہ پولیس والوں نے ان کی نقل و حرکت کی نگرانی شروع کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مقدمہ سازش لاہور میں ان کا نام کسی ملزم یا کسی سرکاری گواہ نے لیا ہے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ سردار بھگت سنگھ۔ مسٹر سکھدیو۔ اور مسٹر راجگورو ملزمان مقدمہ سازش لاہور کی جنہیں سزائے موت ہوئی ہے۔ بھوک ہڑتال بدستور جاری ہے۔ دو ماہرین ہنگر سٹرائکنگ کو ان کی دیکھ بھال کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔ کل گیارہ بجے صبح کے قریب سکھدیو جیل میں بے ہوش ہو گیا تھا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ نظام حیدر آباد نے ملک معظم کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں کانفرنس کے افتتاح پر انہیں مبارکباد دی۔ اور دعا کی ہے۔ کہ وہ کامیاب ہو۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ پنجاب کونسل نے جو قانون فوجداری حال ہی میں پاس کیا تھا۔ اس کی منظوری گورنر اور گورنر جنرل نے دیدی ہے۔ اور غیر معمولی گزٹ میں یہ شائع ہو گیا ہے۔ یہ قانون ۱۲ نومبر سے دو سال کے لئے پنجاب میں نافذ کیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت جس ملزم کو گورنمنٹ چاہے گی۔ سپیشل کمشنروں کے سامنے اس کا مقدمہ پیش کریگی۔

پشاور ۱۳ نومبر۔ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بنوں۔ کوہاٹ۔ اور پشاور کے اضلاع میں باغیانہ جلسوں کے قانون کو مزید ۶ ماہ تک توسیع دی گئی ہے۔

آل انڈیا ویمنز کانفرنس کے پانچویں سالانہ اجلاس کے لئے زور شور سے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ یہ کانفرنس ۱۲ سے ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء تک لاہور میں منعقد ہوگی۔ اور اس کے اگلے ہفتے میں عورتوں کی ایک آل ایشیا کانفرنس بھی کی جائے گی۔

نیو دہلی ۱۳ نومبر۔ سر ولیم برڈوڈ سپہ سالار افواج ہند ۲۶ نومبر کو دہلی سے روانہ ہو جائیں گے۔ ان کے جانشین سر فلپ چٹ وڈ جدید کمانڈر انچیف لیڈی اور مس چٹ وڈ کی معیت میں ۲۹ نومبر کو دہلی پہنچ جائیں گے۔

پٹنہ ۱۴ نومبر۔ سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ گذشتہ چار پانچ روز سے حوال پور کے ریلوے قلی شراب اور تاڑی کی دکانوں پر حملے کر رہے تھے۔ چنانچہ ان دکانوں پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ ۱۰ نومبر کو ایک کانسٹیبل کو زدوکوب کیا گیا۔ ۱۲ نومبر کو بھی ہجوم نے ایک کانسٹیبل کو زدوکوب کیا۔ پولیس نے ۱۲ آدمی گرفتار کئے۔ اس پر ہجوم نے پولیس پر پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ پولیس نے مجبور ہو کر چار پانچ فائر کئے۔ چار آدمی ہلاک ۴ شدید مجروح اور ۱۵ خفیف مجروح ہوئے۔ پولیس کے ۲۴ آدمیوں کو زخم آئے۔

لیما ۱۴ نومبر۔ روئی کے ایک برطانی کارخانے کے مالکوں اور ملازموں کے درمیان جھگڑا ہو جانے کے باعث پیرو کے بڑے بڑے صنعتی مراکز میں عام ہڑتال ہو گئی ہے۔ ایک زبردست جنگ رونما ہوئی۔ اور کم از کم ایک درجن کارکن ہلاک ہو گئے۔ بیس شدید مجروح ہوئے۔

ٹوکیو ۱۴ نومبر۔ یہاں ریلوے سٹیشن پر کسی نے وزیر اعظم ہاماگوچی پر فائر کر دیا۔ اور وہ شدید مجروح ہوئے۔ گولی ان کے پیٹ میں سے گذر گئی۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔

سٹاک ہالم ۱۴ نومبر۔ فزکس (علم طبعیات) کے لئے نوبل پرائز سر چندر شیکھرا ونکٹا رامن (ہندوستانی) کو عطا کیا گیا ہے۔

الہ آباد ۱۴ نومبر۔ ایک مشہور انگریز مسٹر بریلسفورڈ ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے آج نینی جیل میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ پولٹیکل حالات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس کے بعد انہوں نے پنڈت موتی لال نہرو سے بھی بات چیت کی۔

دہلی ۱۱ نومبر۔ آج صبح پولیس نے محلہ میر خاں گنج پر ماسٹر ہرکشن کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور پانچ گھنٹہ کی مسلسل تلاشی کے بعد کچھ کتابیں۔ پوسٹر اور ۱۵۰ کارتوس اپنے قبضہ میں کر لئے۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ پشاور کی مغربی سمت کیمپ کے علاقہ میں تاحال سکون ہے۔ سڑکوں کی تعمیر کا کام فوجی پہرے کی حفاظت میں شروع ہے۔ سرحد کے بعض دیگر حصوں میں سرگرمی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ حاجی صاحب ترنگ زئی مہمندوں کو اکسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک مدت تک تو طیارے کامل اطمینان کے ساتھ بلا مزاحمت ہوائی دیکھ بھال کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وانا (وزیرستان) کے قرب و جوار میں ان پر گولیاں چلائی گئیں۔

پیکن ۱۱ نومبر۔ چین کے مشہور مصنف اور ناول نویس مسٹر لینوکس سمپسن کے زخم آخر مہلک ثابت ہوئے۔ اور وہ انتقال کر گئے یہ زخم انہیں چینی حملہ آوروں کے ہاتھوں آئے تھے۔

[illegible] نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قصبہ کے ایک پرانے حصہ میں متعدد مکانات کے منہدم ہو جانے سے ۶۰ آدمی ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے۔ ملبہ کے عظیم ڈھیروں کی وجہ سے ابھی زخمیوں اور مردوں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

لاہور ۱۴ نومبر۔ لاہور سازش کیس کے قیدیوں نے مقامی سنٹرل جیل میں جو بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ اس کی نسبت تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ باہمی مشورہ کے بعد بھوک ہڑتالیوں نے ہڑتال ملتوی کر دی۔

ملتان ۱۵ نومبر۔ آج ملتان کے مقدمہ بم کا فیصلہ سنا دیا گیا جگن ناتھ ملزم کو ایک مقدمہ میں ۵ سال قید سخت اور دوسرے میں ۷ سال اور باقیوں کو قانون متعلقہ آتشگیر مادہ جات کے ماتحت ۲۔۳ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

جالندھر شہر ۱۴ نومبر۔ آج سشن جج جالندھر نے جالندھر سازش کیس کا فیصلہ سنا دیا۔ ملزم منی رام ڈھنڈو کو زیر دفعہ ۱۲۰ (ب) تعزیرات ہند (قتل کی کوشش) دس سال قید سخت اور زیر دفعہ ۴ قانون مادہ ہائے آتشگیر سات سال قید کی سزا دی گئی۔ ملزم گوردھن لال کو سازش کے جرم میں سات سال قید سخت اور قانون مادہ ہائے آتشگیر کے ماتحت پانچ سال کی سزا دی گئی۔ ملزم اندر پرت کو پہلے جرم میں سات سال قید سخت اور دوسرے جرم میں تین سال کی سزا دی گئی۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)